خیبر پختونخوا میں دارالعلوم دیوبند کے آخری چراغ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار کی رحلت

آہ! آسمان رُشد و ہدایت دارالعلوم دیوبند کے روشن ستارے ،قدیم ترین فاضل ،نمونہ اسلاف شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار بھی ۲۱ر نومبر کو بحرِ فنا میں ڈوب گئے ۔مرحوم دارالعلوم دیوبند میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے اخص تلامذہ میں سے تھے، قیام پاکستان کے وقت دورہ حدیث میں تھے، لہٰذا پاکستان منتقل ہونے کے بجائے دیوبند میں دورۂ حدیث کو فوقیت دی ،جسکی وجہ سے کئی حادثات کے شکار ہوئے ،مگر بلند ہمتی اور دارالعلوم دیوبند سے لازوال عشق کی وجہ سے آخر تک وہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ دورہ حدیث مکمل کیا ،مرحوم اپنے کریمانہ اخلاق ،کسر نفسی اور عجز وانکساری کی جیتی جاگتی تصویر تھے، زندگی کے آخری حصے تک ایک دورافتادہ علاقہ میں پڑھاتے رہے، قدیم علوم پر دسترس کیساتھ ساتھ فارسی ،عربی ،اردو اور پشتو شعروشاعری کا بھی پاکیزہ ذوق رکھتے تھے، اکابرین کی طرح بے نفسی ،تواضع اور بے نیازی کا جیتا جاگتا عکس تھے ۔سو برس سے زائد عمر جیئے جس میں تقریباً ستر برس تک مسندِ حدیث سے وابستہ رہے، جنازے میں لاکھوں افراد کی شرکت ،انکی عوام میں ہردلعزیزی اور مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جانؒ کی رحلت

جامعہ اشرفیہ کے سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی اور جامعۃ الحمید کے بانی و مہتمم مولانا مفتی حمید اللہ جانؒ ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۶ء کو وفات پاگئے ۔مرحوم جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی رہنما، جہادی تحریکوں اور قوتوں کے پشتیبان اور سرپرست رہے۔شریعت بل ،متحدہ شریعت محاذ ،متحدہ دینی محاذ، ملی یکجہتی کونسل،دفاع پاکستان و افغانستان کونسل سمیت تمام قومی ،ملی ،مذہبی اور سیاسی تحریکوں میں پیش پیش رہے ۔تدریس وافتاء ان کا شعار تھا ،فقہی بصیرت میں یکتا اور قدیم فقہی ذخیرہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔مرحوم صرف درس و تدریس ہی کے نہیں بلکہ تصوف وارشاد کے شہسوار تھے ۔سینکڑوں متعلقین ان کی خانقاہ سے وابستہ تھے۔لاہور جیسے بڑے شہر میں نام پیدا کرنا اور شخصیت منوانا کوئی آسان کام نہیں مگر حضرت مفتی صاحب مرحوم اپنے علم ،فقاہت اور روحانیت کی وجہ سے مرجع عام وخاص تھے۔ جنازہ والد ماجد حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے پڑھایا اور بعد میں مولانا مرحوم کے صاحبزادوں مولانا حبیب اللہ حقانی جامعہ اسلامیہ لکی مروت کے مہتمم اور مولانا عارف اللہ حقانی کی جامعۃ الحمید لاہور کے نگران کے طور پر دستار بندی کی گئی، واضح رہے کہ مولانا مرحوم ،دارالعلوم حقانیہ کے ترجمان اور جمعیت کے پی کے کے صدر مولانا سید یوسف شاہ کے ماموں تھے۔ مرحوم کو اپنے مدرسہ جامعہ اسلامیہ لکی مروت میں سپرد خاک کیا گیا۔اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے پسماندگان کو صحیح جانشین بنائے ۔

ادارہ

برما اراکان روہنگیا کے مسلمانوں پر ظلم

گزشتہ دنوں برما اراکان روہنگیا کے مسلمانوں کی طرف سے کراچی کے علماء کا نمائندہ وفد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے خصوصی ملاقات کے لئے تشریف لایا جس میں حضرت مولانا نورالبشر، مولانا صابر اشرفی، مولانا ظفر آزاد اور جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما قاری محمد عثمان و دیگر شامل تھے، انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کے دردناک حالات بیان کئے۔ جسے حضرت مدظلہ نے اپنے بیان کے ذریعے ملکی اخبارات میں اجاگر کیا جسے حالات حاضرہ کے پیش نظر قارئین ''الحق'' کیلئے شائع کیا جارہا ہے......(ادارہ)

۲۲۔نومبر ۲۰۱۶ (اکوڑہ خٹک) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ اور دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اراکان روہنگیا مسلمانوں پر ظلم وستم امت مسلمہ کے لئے نہیں بلکہ عالم انسانیت کے لئے بھی بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علماء اسلام کراچی کے ایک اعلیٰ سطحی وفد سے کیا جس کی قیادت جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر مولانا قاری محمد عثمان کر رہے تھے، وفد میں کراچی کے مولانا نورالبشر، مولانا صابر اشرفی، مولانا ظفر آزاد اور دیگر شامل تھے، وفد نے مولانا سمیع الحق کو وہاں کے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ وہاں کے مسلمانوں کے گھر جلائے گئے، بعض علاقوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے، ان کی دکانیں ساز وسامان سمیت آگ میں جلا دیئے گئے، ان کے مدارس اور تعلیمی ادارے بند کردیئے گئے، ان پر مسجدوں میں باجماعت نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی گئی اور مساجد پر تالے ڈال دیئے گئے، مسلمانوں پر حج کرنے کی پابندی عائد کردی گئی، قربانی اور دیگر دینی احکامات پر پابندیاں لگا دی گئیں، جبکہ یہاں تک کل بھی ۲۷۔افراد کو ذبح کیا گیا، اسی طرح ہر روز علماء اور عام آدمی کا قتل عام جاری ہے، کوئی آواز اٹھانے والا نہیں ہے، اور اسلام کے حکمران تماشائی بنے ہوئے ہیں، جبکہ ترکی اور چین نے کافی حد تک وہاں کے مظلوم مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کیں ہیں۔ وفد نے کہا کہ برما کے قیام امن میں پاکستان موثر کردار ادا کرسکتا ہے، انہوں نے مولانا سمیع الحق سے کہا کہ وہ دفاع پاکستان کونسل سمیت ہر محاذ پر ہماری تائید کے لئے آواز اٹھائیں۔ مولانا سمیع الحق نے وفد کو یقین دلایا کہ انہوں نے پہلے بھی برما کے مسلمانوں کے لئے ہر سطح پر آواز اٹھانے کی کوشش کی ہے اور اب بھی اس کو ایک عبادت سمجھ کر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا سمیع الحق نے عالم اسلام کے غلام حکمرانوں کی بے حسی اور بے حمیتی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر اب بھی مسلم حکمرانوں نے مزید کوتاہی اور غفلت سے کام لیا تو یہ مسلمانوں کے لئے بڑی بدقسمتی ہوگی۔ انہوں نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ برما کے مسلمانوں کیلئے سنجیدہ اور موثر آواز اٹھائیں سفارتی اور اخلاقی دباؤ ڈالیں، تاکہ وہ انسانیت کش مظالم سے باز آجائے۔

ضبط وترتیب: صاحبزادہ اسامہ سمیع

پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی کی دارالعلوم حقانیہ آمد وارشادات

۱۵نومبر ۲۰۱۶ ء کو حضرت پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ کے خلیفہ مجاز اور جانشین شیخ طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ،نماز ظہر سے قبل برادرم مولانا راشد الحق سمیع کے مکان میں حضرت مہتمم صاحب اور دیگر و مشائخ سے ملاقاتیں کیں اور کچھ دیر قیام فرمایا، بعد میں آپ نے زیر تعمیر جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ میں ظہر کی امامت فرمائی۔ پھر دارالحدیث کے وسیع ہال میں برادرم مولانا حامد الحق صاحب نے ابتدائی تعارفی کلمات سے مجلس کا آغاز کیا ،بعد میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، اسکے بعد حضرت مولانا نقشبندی صاحب نے طویل عالمانہ فاضلانہ خطاب سے طلباء وعلماء اور دور دراز سے تشریف لانے والے مہمانوں کو ارشادات سے نوازا۔ حضرت کا یہ خطاب ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ ضبط کیا گیا اب قارئین الحق اور افادہ عامہ کی خاطر الحق میں شامل کیا جارہا ہے............ (ادارہ)

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے ابتدائی ترحیبی کلمات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد : فاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

میرے انتہائی عزیز طلباء اور مہمانان گرامی!

آج دارالعلوم حقانیہ کیلئے انتہائی خوش قسمتی اور سعادت کا دن ہے کہ حضرت شیخ المشائخ اور ہمارے سلسلہ نقشبندی کے عظیم اسلاف کی نشانی اوران کے مسند نشین حضرت پیر ذوالفقار نقشبندی دامت برکاتہم دارالعلوم تشریف لائے، میری خود عرصہ سے خواہش تھی کہ حضرت کو زحمت دی جائے تو حضرت کا یہ پہلا دورہ ہے اور تہہ دل سے مسرت ہوئی بہت کم آنا ہوا، اللہ تعالیٰ ان کا آنا دارالعلوم کے لئے مبارک فرمادے، انکی آمد ایک نئی بات نہیں ہے ،حضرت جس سلسلے سے وابستہ ہیں اس سلسلے سے دارالعلوم حقانیہ پہلے دن سے وابستہ رہا ہے اس سلسلہ کے جو عظیم مرشد تھے حضرت قبلہ حضرت مولانا عبدالمالک ان کا دارالعلوم حقانیہ سے ایک نہایت گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ میرے خیال میں پورے پاکستان میں وہ تعلق اور محبت کسی اور جگہ سے نہیں

جودارالعلوم حقانیہ اور حضرت والد ماجد رحمہ اللہ سے تھی حضرت یہاں تشریف لاتے تھے اور کئی کئی دن یہاں رہتے تھے پورے صوبہ کے علماء کا ایک میلہ لگ جاتا تھا اور حضرت ایسے واحد پیر تھے جن سے علماء اور مشائخ بیعت ہوتے تھے پیروں کے تو ہزاروں لوگ مرید ہوتے ہیں لیکن عالم کسی کا مرید نہیں ہوتا تو یہ مشائخ اور علماء محدثین اس وقت کے حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب اور بڑے بڑے اکابر جو تھے وہ حضرت سے وابستہ تھے ان کا مجلس سارا علماء اور طلباء کا ہوتا تھا اور اس وقت بدقسمتی سے وہ کیفیت نہیں رہی مدارس میں، میں سمجھتا ہوں کہ حضرات اکابر کو اس میدان میں مدارس کو زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ تلاوت آیت اور تعلیم کتاب کیساتھ ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا منصب (یُزَکِّیْہِ) تزکیۂ نفوس تھا۔ تصوف سلوک اور تزکیہ اس کا سلسلہ مدارس میں کم ہوتا جارہا ہے جو بڑی بدقسمتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مناصب ثلثہ میں سے تعلیم اور تلاوت کتاب کیساتھ تزکیہ بھی ہوتا تھا۔ بحمداللہ حضرت مولانا عبدالمالک نقشبندی رحمہ اللہ خصوصی توجہ دارالعلوم پر ڈالتے تھے اور ان کا مقام تقویٰ کا بہت بلند تھا، حضرت یہاں تین دن رہتے تھے چار دن رہتے تھے تو جو بجلی خرچ ہوتی تھی ۱۰، ۱۵ روپے، میرے ساتھ ان کے سارے خطوط کا ذخیرہ ہے جو مکتوبات مشاہیر میں چھپ گیا ہے تو حضرت خط بھیجتے تھے کہ میرے وجہ سے جو مدرسے کا تین چار دن جو بجلی کا خرچہ ہوا ہے وہ بل مجھے بھیج دیئے وہ اس کو نہیں برداشت کرتے تھے کہ دارالعلوم کی بجلی میں خرچ کروں تو ایک خط میں لکھا ہے کہ میرے پاس آج کل پیسے نہیں ہیں حضرت کو لکھا بس چند دن میں کوشش کرتا ہوں کہ دو چار روپے جمع ہو جائیں کہ میں دارالعلوم کو بھیج دوں، کھانے پینے میں ان کا بہت بڑا مقام تھا، احتیاط کے ساتھ اس کے لئے خاص افراد تھے انکے کھانے پینے کیلئے، ان کو یہ خوف ہوتا کہ کوئی مشتبہ چیز یا مدرسے کی کوئی چیز میرے پیٹ میں نہ چلی جائے۔ یہ بہت بڑے بلند مقام کے لوگ تھے تو ان کا والد صاحب سے تعلق تھا حضرت فرماتے میں ان کا مرید ہوں اور حضرت فرماتے میں آپ کا مرید ہوں دونوں فدا ہوتے تھے ایک دوسرے پر دونوں کا تعلق شیخ اور مرید کا جیسا آپس میں ہوتا تھا ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے کہ میں جوتے سیدھے کرلوں تو ہمیں بچپن سے وہ سعادتیں نصیب ہوئی ہیں کہ سالہا سال حضرت نے نوازا پھر اس کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت قبلہ مولانا غلام حبیب نقشبندی رحمہ اللہ جو حضرت کے شیخ ہیں اور ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے بڑا فیض پہنچایا پورے عالم میں ان کا بھی بڑا گہرا تعلق رہا پہلے تو حضرت کے ساتھ آتے تھے چار دن خدمت میں وہ بھی لگے رہتے تھے ۔ بڑی لاٹھی ہاتھ میں ہوتی اور تمام انتظامات سنبھالتے تھے بعد میں حضرت کو خود اللہ نے بہت بڑے منصب پر بٹھا دیا تو انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کیساتھ وہی تعلق استوار رکھا یہاں تک کہ میری جو سیاسی جدوجہد تھی شریعت کے نفاذ کیلئے تو حضرت شفقت فرماتے آخر وقت تک وفات تک وہ اس ساری جدوجہد میں جمعیۃ کے ساتھ شریک تھے اور مجھے بلاتے تھے چکوال، ایک دفعہ میں بالکل پانی پانی ہوگیا جب کہ استقبال